11195-زنا کے مرتکب کو اس کے ضمیر کی ملامت اور اس بچے سے چھٹکارا

سوال

میں امریکا کا رہائشی اور غیر شادی شدہ مسلمان ہوں، میں نے ایک ہی لڑکی سے کئی ایک بار زنا کا ارتکاب کیا ہے، اور اب وہ حاملہ ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں تاکہ مشکل کا حل نکل سکے (یعنی اس ذلت پر پردہ ڈال سکوں) اور بچہ بھی والد حاصل کر سکے جو اسے اپنا نام دے۔
میں واقعتا افضل یہ سمجھتا ہوں کہ وہ عورت حمل سے چھٹکارا حاصل کر لے، لیکن افسوس کے ساتھ میری یہ کوشش ہے کہ وہ اسقاط پر راضی ہو جائے لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ آیا کہیں یہ قتل تو شمار نہیں ہوگا، اور اگر واقعی یہ قتل ہے تو میں اس کے ارتکاب سے گناہ محسوس کرونگا۔
میرے خیال میں اس وقت تقریبا بچہ چھٹے یا آٹھویں ہفتہ میں ہے، میں آپ کے تعاون کا بہت زیادہ خصوصا اس مسئلہ میں زیادہ محتاج ہوں آپ جتنی جلدی ہو سکے میرا تعاون کریں؟

پسندیدہ جواب

اول :

میرے مسلمان بھائی اللہ تعالی آپ کو اپنے ایمان چھن جانے کی تکلیف پر صبر سے نوازے جسے آپ نے زنا کرتے وقت کھو دیا تھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

(زانی جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور چوری کے وقت چور بھی مومن نہیں رہتا، اور نہ ہی چھیننے اور لوٹنے والا لوٹتے وقت مومن ہوتا ہے جس لوٹنے کی بنا پر لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (2475)۔

کیا آپ کے سامنے کتاب اللہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان نہیں گزرا :

{اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو بلاشبہ یہ فحش کام اور بہت ہی برا راستہ ہے} الاسراء (32)۔

کیا آپ جانتے نہیں کہ آپ جہاں بھی ہوں اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو دیکھ رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور اگر بات کریں تو وہ سن رہا ہے ؟

کیا آپ اپنے اوپر اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں کو یاد نہیں کرتے ۔ ۔ جب آپ بیمار ہوں تو وہی شفا دینے والا ہے، اور جب بھوک لگے تو وہی کھلانے والا ہے، وہی ہے جو پیاس لگنے پر آپ کو پانی پلاتا ہے، اور اس نے آپ کو اس نعمت اسلام سے نوازا ہے جو لوگوں پر سب سے عظیم نعمت ہے، تو کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ بھی کچھ ہے ؟

میرے بھائی اپنے آپ میں غور فکر کرو، کس کی بادشاہی میں زندگی بسر کر رہے ہو؟ ۔ ۔ ۔ کس کا رزق کھاتے ہو؟ ۔ ۔ ۔ کس کے حکم سے زندہ ہو؟ ۔ ۔ ۔

کیا بادشاہی اللہ تعالی کی نہیں؟ کیا رزق اللہ تعالی کا نہیں؟ ۔ ۔ ۔ کیا اللہ تعالی کا حکم نہیں؟ ۔ ۔ ۔ تو پھر آپ اللہ تعالی کی نافرمانی کس طرح کر رہے ہیں ؟

شائد کہ آپ اس عظیم حدیث سے بھی غافل ہیں جو کہ حدیث معراج کے نام سے پہچانی جاتی ہے اور جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے کہ :

(پھر ہم آگے چلے تو ایک تنور جیسی عمارت کے پاس پہنچے، راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس تنور میں سے شور و غوغا اور آوازیں سنائی دے رہی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے اس تنور میں جھانکا تو اندر مرد و عورتیں سب ننگے تھے، اور ان کے نیچے سے آگ کے شعلے رہے تھے اور جب وہ شعلے آتے وہ لوگ شور و غوغا اور آہ و بکا

کرتے میں نے ان (فرشتوں) سے سوال کیا یہ کون ہیں ؟

انہوں نے مجھے جواب دیا چلیں آگے چلیں ۔ ۔ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ میں آج رات بہت عجیب چیزیں دیکھی ہیں تو یہ سب کچھ کیا ہے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان فرشتوں نے مجھے کہا کہ ہم آپ کو سب کچھ بتائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ مرد اور عورتیں جو تنور میں بے لباس تھے وہ سب زانی مرد و عورتیں تھیں) صحیح بخاری باب اثم الزناۃ حدیث نمبر (7047) ۔

اس لیے میرے بھائی آپ جتنی جلدی ہوسکے موت آنے سے قبل ہی سچی اور خالص توبہ کرلیں ، اس لیے کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے ، یا پھر جب روح حلق تک آجائے اور غرغرہ شروع ہونے تک توبہ ہوسکتی ہے ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور اس کے گناہوں اور معصیت کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے ۔

اللہ تعالی نے اسی کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا جس کا ترجمہ ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے ، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا ، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ، اور جو توبہ کرلے اور اعمال صالحہ کرے تو بلاشبہ وہ حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ اور رجوع کرتا ہے } الفرقان (68 – 71) ۔

دوم :

آپ کا یہ کہنا کہ کیا مجھ پر ضروری ہے کہ میں اس عورت سے شادی کرلوں ؟

اس مسئلہ (زانی کا زانیہ سے نکاح) کا جواب یہ ہے کہ :

زانی مرد کا زانیہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ عورت اس مرد سے شادی کرسکتی ہے صرف ایک صورت میں یہ ہوسکتا ہے کہ جب دونوں توبہ کرلیں تو ان کی شادی ہوسکتی ہے ۔

اس لیے آپ اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتے اگرچہ وہ عورت یھودی یا عیسائی ہی کیوں نہ ہو ، اور اگر مسلمان بھی ہو پھر بھی نکاح نہیں ہوسکتا اس لیے کہ وہ زانیہ ہے اور نہ ہی اس عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ آپ کو بطور خاوند قبول کرے اس لیے کہ آپ زانی ہیں ۔

فرمان باری تعالی کچھ اس طرح ہے :

{زانی مرد زانیہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانیہ عورت بھی زانی یا پھر مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر حرام کردیا گیا ہے} النور (3)۔

اور اس آیت میں اللہ تعالی نے جو یہ فرمایا ہے کہ **{اور ایمان والوں پر یہ حرام کردیا گیا ہے}** اس نکاح کے حرام ہونے کی دلیل ہے ۔

لھذا آپ دونوں پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ آپ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے سامنے توبہ کریں اور اس گناہ کو ترک کرتے ہوئے جو فحش کام آپ سے سرزد ہوا ہے اس پر نادم ہوں، اور اس کا عزم کریں کہ آئندہ اس کام کو دوبارہ نہیں کریں گے ۔

اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کثرت کے ساتھ کریں ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول کرے اور آپ کے سب گناہوں کو نیکیوں سے بدل ڈالے اسی کے بارہ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے، اور جو توبہ کرلے اور اعمال صالحہ کرے تو بلاشبہ وہ حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ اور رجوع کرتا ہے} الفرقان (68–71)۔

اور توبہ کے بعد اگر آپ اس لڑکی سے شادی کرنا چاہیں تو نکاح سے قبل آپ پر ضروری اور واجب ہے کہ اس کا ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کریں، اور اگر حمل ظاہر ہوجائے تو پھر آپ حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس حالت میں اس سے نکاح نہیں کرسکتے جب وضع حمل ہوجائے تو آپ نکاح کرسکتے ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرتا پھرے ۔ اھ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ بحوالہ مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (72/9)۔

سوم :

آپ کا یہ کہنا کہ : "تاکہ بچہ والد کو حاصل کرسکے جو اسے اپنا نام اور پہچان دے سکے"۔

مسئلہ یہ ہے کہ ولد زنا کس سے منسوب ہوگا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

جمہور علماء کرام کے نزدیک ولد زنا کو زانی کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بچہ بستر والے (یعنی خاوند) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (2053) صحیح مسلم حدیث نمبر (1457) دیکھیں المغنی لابن قدامۃ مقدسی (129/7)۔

چہارم :

آپ کا یہ کہنا کہ :"میں بہتر سمجھتا ہوں کہ عورت اس حمل سے چھٹکارا حاصل کرلے"

یہ مسئلہ اسقاط حمل ہے اوراس کے حکم میں ہم کبار علماء کمیٹی کا فیصلہ نقل کرتے ہیں یہ فیصلہ نمبر140 (1407/6/20ھ) کو ہوا :

1– حمل کے مختلف مراحل میں اسقاط جائز نہیں ، لیکن اگر کوئی شرعی مبرر ہواوروہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے ۔

2– اگر حمل پہلے مرحلہ یعنی چالیس یوم کی مدت تک کا ہواوراس کے اسقاط میں کوئی شرعی مصلحت یا پھر کوئی ضرر لاحق ہونے کا خدشہ ہو تو اسقاط حمل جائز ہے ۔

لیکن اس مدت میں صرف اولاد کی تربیت میں مشقت کے ڈرسے یا پھر ان کی تعلیم اور معیشت ورزق کی تنگی یا ان کے مستقبل یا والدین کے پاس موجود بچے ہی کافی ہونے کی بنا پر اسقاط کرایا جائے تو اس حالت میں جائز نہیں ۔

3– جب حمل خون کا لوتھڑا یا پھر گوشت کی شکل اختیار کرچکا ہو اسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر اس کے سپیشلسٹ اور تجربہ کار ڈاکٹروں کا میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ اس حمل کا رہنا ماں کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اوراگر یہ حمل ساقط نہ کیا گیا تو ماں کی ہلاکت ہوجائے گی تو اس حالت میں اسقاط جائز ہے لیکن اس حالت میں بھی اسقاط سے قبل خطرات کی تلافی کے لیے سب وسائل بروئے کار لانے ضروری ہیں اگر اس میں ناکام ہوں توپھر اسقاط کرانا جائز ہے ۔

تیسرے مرحلہ اور حمل کی مدت چار مہینے مکمل ہونے کے بعد آپ کے لیے اسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر تجربہ کار اور سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ بچے کا ماں کے پیٹ میں رہنا اس کی موت کا سبب بن سکتا ہے ۔

لیکن اس حالت میں بھی اسقاط سے قبل ماں کی زندگی کے لیے تمام وسائل کو بروئے کار لائے جانے کے بعد اگر اسقاط کی ضرورت پیش آئے توپھر جائز ہے ، اس کی اجازت بھی اس لیے دی گئی ہے کہ دو ضرروں میں سے بڑے ضرر سے بچنے اوردو مصلحتوں میں سے بڑی مصلحت حاصل کی جاسکے ۔ اھ

الفتاوی الجامعۃ (1055/3) سے نقل کیا گیا ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے سلامتی وعافیت کے طلبگار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمائے ۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین یا رب العالیمن ۔

واللہ اعلم.